ملک کی حالت کیونکر سدھاریں گے۔ خود نگران وزیراعظم بھی ظالم جاگیرداروں میں سے ایک ہیں۔ نواز شریف حکومت اگر نفاذ اسلام کا اپنا وعدہ پورا کرتی تو اسے یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

حزب اختلاف کی سیاست لٹیروں اور بھیڑیوں کی سیاست ہے۔ ان میں شرافت نام کی کوئی شئے ہوتی تو صدر غلام اسحاق خان کی "بد عملی" پر سراپا احتجاج بن جاتے اگر صدر اسحاق بے نظیر کے دور کو تباہی سے دو چار کرتے ہیں تو وہ غیر جمہوری "فعل" ہوتا ہے۔ نواز شریف کی حکومت آٹھویں ترمیم کی زد میں آئے تو عین جمہوری "فعل" ہے۔ اور سیاست دانوں کی طرف سے صدر سے اسمبلی توڑنے کا مطالبہ بھی جمہوری فعل ہے۔ ہم اسی لئے تو اس نامراد جمہوریت کے دشمن ہیں کہ اس کا سر پیر کوئی نہیں اور نہ ہی اس کے دعویداروں کی کوئی سی روش شریفانہ ہے۔ خود غرضی، اقتدار پرستی اور لوٹ کھسوٹ ان کا شیوہ ہے۔ چار دن پہلے کہتے ہیں آٹھویں ترمیم ختم کرو چھٹے دن بعد اسی منہ اور زبان سے فرماتے ہیں "میں حیران ہوں صدر اسمبلیاں کیوں نہیں توڑتے؟ دوغلے پن، اور اسی بے ہودہ گوئی کا نام جمہوریت ہے تو یاد رکھئے یہ جمہوریت یہودیت سے کسی صورت کم نہیں۔ اس ملعون نظام ریاست نے ہم سے راست بازی، استقامت اور انسانی شرافت تک چھین لی ہے۔ اس بے حیا جمہوریت نے انسان کو گرگٹ بنا دیا ہے۔ ہر لمحے رنگ، روپ، عادت، زبان اور بولی بدلتے رہنا سکھا دیا ہے۔ یہ نظام یہودیوں اور عیسائیوں کے ذہن کی پیداوار ہے۔ جیسے وہ گندے ہیں ویسے ہی نظام بھی گندا ہے، جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔ لحہ لحہ، پل پل، جمہوریت کے پیروکار بھی دھوپ چھاؤں کی طرح بولی بدلتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ جن لوگوں پر لعنت برستی ہو وہ رحمت بھرا نظام کیسے دے سکتے ہیں! وہ لوگ جو ملک و قوم سے محبت رکھتے ہیں اور اس کی بقا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی سیاست اور جمہوریت سے بے زار ہیں۔ وہ انقلاب چاہتے ہیں اور ملک کے تمام شعبوں کی تطہیر چاہتے ہیں۔ اللہ کرے وہ اٹھ کھڑے ہوں اور موجودہ نظام سیاست کے خلاف جہاد کا ناموس بجا دیں۔ یہی ایک راستہ ہے اور یہ نبی ﷺ کا راستہ ہے۔ اس پر چل کر ہی امن، استحکام اور ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔

○

ربوہ

حبیب اللہ رشیدی

- شہداء ختم نبوت کا مشن جاری رہے گا۔
- قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔
- جو حکومت قادیانیوں کو تحفظ دے گی تباہ ہو جائے گی۔

(مسجد احرار ربوہ میں منعقدہ پندرھویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس سے احرار رہنماؤں کا خطاب)

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام حسب سابق پندرھویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس مسجد احرار ربوہ میں منعقد ہوئی۔ ملک بھر سے سرخپوشانِ احرار جوق در جوق کانفرنس میں شریک ہوئے اور احرار رہنماؤں کے خطبات و بیانات کو بڑے ذوق و شوق سے سنا۔ کانفرنس کی ابتدائی نشستوں سے مرکزی مبلغ احرار مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد اسحاق سلیمی، ابوسفیان تائب اور قاری محمد یامین گوہر نے عقیدہ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام، فتنہ مرزائیت کے برگ و بار اور اس فتنہ کے محاسبہ و تعاقب کے سلسلہ میں اسلاف

احرار کی بے پناہ جدوجہد جیسے اہم موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ عصر حاضر میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کی ضرورت پر مقررین نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ خطاب کیا۔ انہوں نے اس خیال کو غلط قرار دیا کہ مرزائیت کا فتنہ ختم ہوچکا ہے۔ اور پاکستان میں آئینی فیصلے کے بعد اب اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ مقررین نے کہا کہ مرزائی زیرزمین سازشوں میں مسلسل مصروف ہیں۔ حکومت کی سردمہری اور مجرمانہ غفلت کے باعث وہ ارتداد کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کی ملک اور دین دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور انہیں کفروارتداد کی تبلیغ سے روکے۔

کانفرنس کی دوسری اور آخری نشست نماز جمعہ سے قبل شروع ہو کر نماز عصر کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے اس نشست کی صدارت فرمائی اور نماز جمعہ کی امامت بھی فرمائی۔ اس نشست سے مرکزی قائم مقام امیر ابن امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری، حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا اللہ یار ارشد اور سید کفیل بخاری نے خطاب کیا۔

حضرت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ نے اپنے طویل اور مدلل خطاب میں قادیانیوں کے دجل و فریب، داخلی و بیرونی سازشوں، پاکستان کے نظام ریاست و سیاست اور اس کے نقصانات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے دنیا بھر میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو یہودی و نصرانی سازش قرار دیا اور نظام جمہوریت کو مسلمانوں کے لئے زہر قاتل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسی نظام کفر کو پاکستان پر مسلط کرنے کا نتیجہ ہے کہ قادیانی کھل کھیل رہے ہیں۔ اس لئے کہ جمہوری نظام میں کافر و مشرک، مرتد اور مسلمان حقوق کے اعتبار سے برابر ہیں۔ لیکن اسلام میں ان کے لئے ایک حد مقرر کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نے ۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت کو جس جرأت اور ہمت سے چلایا وہ تاریخ کا زریں باب ہے۔ مجلس احرار اسلام کے اکابر اور کارکنوں نے اپنے خون سے دین کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے۔ ہم اسی راہ پر چل رہے ہیں۔ اور اس کو دین سمجھتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت احرار کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی اور اغراض و مقاصد بیان کئے۔

انہوں نے کہا کہ مصور پاکستان علامہ اقبال نے قادیانیوں کو ملک و ملت کا غدار قرار دیا مگر اقبال کے خوابوں کی تعبیر "پاکستان" کی حکومت انہیں محب وطن قرار دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جب رسول اکرم ﷺ کے وفادار نہیں ہیں تو ملک و قوم کے وفادار کیسے ہوسکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جو حکومت بھی قادیانیوں کو تحفظ دے گی، تباہ ہوجائے گی۔

ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے اپنے مختصر خطاب میں شہداء ختم نبوت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی دین کی سرحدیں غیر محفوظ ہیں اور ان کی حفاظت کے لئے ہمیں شہداء ختم نبوت کا چلن اختیار کرنا ہوگا۔ کوئی بھی نظریہ ایثار و قربانی کے بغیر پروان نہیں چڑھتا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ شہداء ختم نبوت اگر جمہوریت پر یقین رکھتے تو ہرگز اتنی بڑی قربانی نہ دیتے۔ وہ صرف اور صرف اسلام پر یقین رکھتے تھے اور اسی پر مرنا ان کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو تھی۔ وہ ہمیں جس راہ پر ڈال گئے ہیں ہم

اس پر چلنا چاہتے ہیں اور اسی راہ میں ہماری دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

آخر میں مولانا اللہ یار ارشد نے کانفرنس کے عظیم اجتماع میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ملک و ملت دشمن سرگرمیوں اور حکومت کی مجرمانہ غفلت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے درج ذیل قراردادیں منظور کیں۔

۱۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں کے انسداد کے لئے مؤثر اقدامات کر کے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۲۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔

۳۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی رجسٹریشن منسوخ کر کے اس کی تمام منقولہ و غیر منقولہ املاک بحق سرکار ضبط کی جائے۔

۴۔ ربوہ کے پہاڑی مزدوروں کو فاقہ کشی، بے روزگاری اور خانہ بدوشی سے بچانے کے لئے حکومت مؤثر اقدامات کرے۔

۵۔ بوسنیا، فلسطین، الجزائر اور کشمیر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم کے خاتمہ کے لئے تمام وسائل صرف کرے۔

۶۔ روزنامہ الفضل ربوہ کا ڈیکلریشن منسوخ کر کے ضیاء الاسلام پریس ضبط کیا جائے۔

۷۔ حکومتی ذرائع ابلاغ خصوصاً ٹیلی ویژن کے ذریعے توحید و ختم نبوت ﷺ، عظمتِ صحابہؓ و اہل بیتؓ کی تبلیغ و اشاعت کا اہتمام کرے۔

۸۔ حکومت قادیانی عبادت گاہوں کی مسجد نما شکل و صورت تبدیل کرائے تاکہ دجل و فریب کا خاتمہ ہو۔

۹۔ ربوہ سے پرائیویٹ قادیانی عدالتیں ختم کی جائیں۔

۱۰۔ کلیدی عہدوں خصوصاً پاک فوج سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے کیونکہ قادیانی جہاد کے منکر ہیں۔

۱۱۔ چنیوٹ کو ضلع بنا کر ربوہ کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔

صاحب صدر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی رقت انگیز دعاؤں کے ساتھ کانفرنس اختتام پہنچی۔

واقعۂ کربلا اور اس کا پس منظر

مصنف: مولانا عتیق الرحمن سنبھلی   مقدمہ: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

جس میں واقعہ کربلاء سے متعلق افسانوی کہانیوں کی اصل حقیقت سے پردہ اٹھایا گیا ہے

تاریخ و سیرت سے دلچسپی رکھنے والے ہر باذوق قاری کے لئے انتہائی اہم کتاب

قیمت ۶۰ روپے

بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

راوی پبلشرز۔ الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور